جدید طب

پوسٹ مارٹم (Post Martam)

مقالہ نگار: ڈاکٹر فدا محمد پروفیسر خیبر میڈیکل کالج پشاور

عصر حاضر میں اگر کوئی قتل ہو جائے یا کسی حادثہ میں ہلاک ہو جائے تو ہسپتال میں اس کا پوسٹ مارٹم کیا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک کے جاری کردہ قانون عدالت میں بغیر پوسٹ مارٹم کے کیس کا فیصلہ نہیں کرتی تمام مقدمات کی کاروائی اسی عدالتی تفتیش پر مبنی ہوتی ہیں۔ضرورت اس بات کی محسوس کی جارہی تھی کہ مسئلہ مذکورہ کا صحیح تحقیق اور رپورٹ پیش کی جائے پھر اسکے بارے میں شرعی تفصیلی حکم واضح کی جائے،زیرنظر مقالہ اس ضرورت کی تکمیل ہے جسے ادارہ نے تفصیلی شرعی حکم کے ساتھ شائع کرنے کی جسارت کی ہے۔(ادارہ)

ذیلی عنوانات	نمبر شمار
لفظی معنی:۔	(۱)
برائے تشریح:۔(Dissection)	(۲)
برائے تحقیق:۔(Research)	(۳)
برائے تفتیش:۔(Medicolegal)	(۴)
طریقہ کار:۔	(۵)
افادیت:۔	(۶)
پوسٹ مارٹم کا شرعی حکم:۔	(۷)
المجمع الفقهي الاسلامي مكه مكرمه بابت پوسٹ مارٹم کا فیصلہ(ادارہ)	(۸)
پوسٹ مارٹم کے متعلق حضرت تھانویؒ کی رائے گرامی:۔	(۹)

لفظی معنی:۔

پوسٹ مارٹم کے لفظی معنی ہیں (Post) بعد (Martam) موت یعنی بعد الموت ۔یہ اصطلاح طب جدید میں مردے کے ساتھ جو تحقیقی افعال برتے جاتے ہیں اس کے لئے استعمال ہوتی ہے موت کے بعد مندرجہ ذیل تحقیقی کام مُردے پر ہوتے ہیں۔

1 ...... برائے تشریح (Dissection)

2 ...... برائے تحقیق (Research)

3 ...... برائے تفتیش (Medicolegal)

برائے تشریح:۔

مُردے کی چیر پھاڑ (Dissection) کو کہتے ہیں جس کے ذریعے ڈاکٹر بدن کی ساخت معلوم کرتے ہیں۔اس کی وجہ سے بدن کے افعال اور امراض کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔آج کل کی محیر العقول جراحی (Surgery) جس کے ذریعے دل، دماغ تک کے آپریشن ممکن ہو سکے تشریح الابدان کی وجہ سے ہی وجود میں آسکے۔اس کا نعم البدل پلاسٹکی ماڈل ہو سکتے ہیں۔فی زمانہ لاشوں کی قلت کی وجہ سے ہم ان سے کام لیتے ہیں،اس کا ایک بدل یہ بھی ممکن ہے کہ(Mammals) دودھ پلانے والے جانوروں (بکرے، گائے، بھینس وغیرہ) کی ساخت انسان سے ملتی جلتی ہے ان کی تشریح (Dissection) انسانی تشریح (Dissection) کا قائم مقام ہو سکتی ہے۔تاہم جدید طب و جراحت (Surgery) کی ضرورتوں کے لئے ہم تشریح الابدان انسانی سے مکمل آزاد نہیں ہو سکتے۔

برائے تحقیق:۔ (Research)

یہ پوسٹ مارٹم مختلف امراض سے ہسپتالوں کے اندر وفات پانے والوں کا ہوتا ہے یہ منزل دنیا میں تو ضروری ہے۔اس کی وجہ سے غیر تشخیص شدہ امراض کی تشخیص ہوتی ہے اور بیماری میں اندرونی اعضاء میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے اس کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔یہ تشخیص و علاج کے لئے بہت مفید ہے ہمارے ملک میں اس کا رواج نہیں ہے۔

برائے تفتیش:۔ (Medicolegal)

عوام عموماً اسی قسم سے واقف ہیں۔یہ پوسٹ مارٹم ان مردوں کا ہوتا ہے جن کے بارے میں عدالتی تفتیش اور مقدمات کی کاروائی ہوتی ہے۔ہمارے ملک کے چالو قانون میں عدالت بغیر پوسٹ مارٹم کے کیس کا فیصلہ نہیں کرتی۔اس فیصلہ کے طریقہ کار اور افادیت کے بارے میں چند مثالیں عرض ہیں۔

(الف) طریقہ کار:۔

دن کی تیز روشنی میں سارے بدن کا باہر سے تفصیلی معائنہ کیا جاتا ہے حسبِ ضرورت پیٹ، سینہ اور کھوپڑی کو کھولا جاتا ہے۔ ایکسرے کے ذریعے ہڈیوں اور اندرون جسم کی معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔بدن کے اندر سے لئے جانے والے عروق اور مواد کا کیمیائی تجزیہ کیا جاتا ہے

(ب) افادیت:۔

مثلاً رپورٹ داخل ہوتی ہے کہ مریض طبعی موت مرا ہے پوسٹ مارٹم معائنے میں گلے پر پھندے کا نشان ملتا ہے جس کے رنگ وغیرہ سے وقت کا تعین بھی ہو سکتا ہے اس طرح بڑی غلط فہمی دور ہو جاتی ہے۔بدن کے ظاہری تفصیلی معائنے کے دوران اگر کسی جگہ انجکشن کا

نشان مل جائے اور مریض نے علاج معالجہ کیلئے کوئی انجکشن نہ لگایا ہو تو زہریلے انجکشن سے اس کی موت واقع ہونے کا پتہ لگایا جا سکتا ہے مثلاً رپورٹ میں لکھا ہے کہ مریض نے کان پٹی پر پستول رکھ کر فائر کر کے خودکشی کی ہے۔ بدن کے ظاہری معائنے میں پتہ چلتا ہے کہ کان پٹی پر رکھ کر یا بالکل قریب سے جو فائر ہو تو اس کے ساتھ بارودی اثر سے جلد سیاہ ہو جاتی ہے جب کہ دور کے فائر سے جگہ بالکل صاف ہوتی ہے اس طرح معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ خودکشی نہیں بلکہ دور سے فائر کر کے قتل کیا گیا ہے مثلاً بعض اوقات کسی بچے کی پیدائش ہوتے ہی اسے وراثت اور جائیداد کے جھگڑوں کی وجہ سے قتل کر دیا جاتا ہے لیکن رپورٹ میں لکھا ہوتا ہے کہ بچہ مُردہ پیدا ہوا ہے۔ اس صورت میں بچے کے پھیپھڑے کا ٹکڑا لیا جاتا ہے اسے پانی میں ڈال دیتے ہیں اگر پھیپڑے کا ٹکڑا تیرنے لگے تو اس کا مطلب ہے کہ بچہ زندہ پیدا ہوا تھا بعد میں مرا ہے۔ لیکن اگر پھیپھڑے کا ٹکڑا نہ تیرنے لگے تو اس کا مطلب ہوگا کہ بچہ مردہ پیدا ہوا ہے موت بعد میں واقع نہیں ہوئی ہے۔

کیس داخل ہوتا ہے کہ آدمی طبعی موت مرا ہے پیٹ چاک کر کے معدے کے اندر سے زہر برآمد ہو جاتا ہے جو موت کی اصل وجہ ہوتی ہے اس طرح پوسٹ مارٹم کے ذریعے پیچیدہ کیسوں کے راز معلوم ہو جاتے ہیں جن میں بعض اوقات صرف گواہی صحیح فیصلہ تک نہیں پہنچا سکتی یہ چند معروضات پوسٹ مارٹم کے متعلق عرض تھیں جن پر فقہاء بحث کر کے شرعی مسائل بیان کر سکتے ہیں اور ان کا شرعی حل بتا سکتے ہیں۔

پوسٹ مارٹم کی شرعی حکم:۔

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہؒ مسئلہ مذکورہ کے متعلق ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

سوال (۱): لاش کا طبعی معائنہ (جس میں لاش کو چیر پھاڑ کر اندرونی حصے دیکھے جاتے ہیں) کس حکم شریعت کے ماتحت آتا ہے؟

سوال (۲): کیا نامحرم مرد کے ہاتھوں میں عورت کی برہنہ میت کا جانا بطریق مذکور اس کا طبعی معائنہ جائز ہے؟

جواب: مسلمان میت کی نعش کا احترام مثل زندہ کے احترام کے ہے بلکہ بعض صورتوں میں اس سے بھی زیادہ لازم ہے۔ طبی معائنہ (پوسٹ مارٹم) کے بہت سی صورتیں شرعی ضرورت کے بغیر واقع ہوتی ہیں۔ جو ناجائز ہیں اور اگر کوئی خاص صورت شرعی ضرورت کے ماتحت جائز بھی ہوتا ہم اس میں شرعی حکم متعلقہ ستر واحترام میت کا التزام ضروری ہوگا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ میت کے جسم کو پھاڑنا اس کے احترام کے منافی ہے، اور جب تک کوئی ایسی قوی وجہ نہ ہو کہ اس کے سامنے اس بے حرمتی کو نظر انداز کیا جا سکے چیر پھاڑ مباح نہیں ہو سکتی مسلمان میت اگر عورت ہو تو اس کے ننگے جسم کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ اس کے پردے کے احکام زندگی کے احکام سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔ یعنی اس کا شوہر بھی اس کے ننگے جسم کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ عورت کی برہنہ میت غیر محرم مرد کے ہاتھوں میں جانا تو درکنار اس کی نظر کے نیچے بھی نہیں جا سکتی (کفایت المفتی ص۴۲۰/۱۸۸ کتاب الجنائز ومتفرقات) فتاویٰ حقانیہ میں بھی اسی طرح ایک سوال کے جواب میں تحریر ہے ’’جس طرح انسان کا احترام اس کے زندگی میں مسلّم ہے اسی طرح موت کے بعد بھی قابل احترام ہے جس طرح

زندہ انسان کوایذاءدینا موجب جرم وگناہ ہے اسی طرح مردہ انسان کوبھی ایذادینا موجب جرم وگناہ ہے اسلئے فقہاء کرام نے بعد الموت انسانی اعضاء کی قطع وبرید کوخلاف شرع قراردے کر پوسٹ مارٹم کوایک قبیح وناجائز عمل کہا ہے"لما قال الباجی: یریدان له من الحرمة فی حال موته مثل ماله معها فی حال حیاته و ان کسر عظامه حال موته یحرم کما یحرم کسرها حال حیاته (موطا امام مالک حاشیه نمبر ۳ ص ۲۲۰)باب ما جاء فی الاحتفاد و هو النبش وکذا رواه الامام ابی داود سلیمان بن اشعث السجستانی عن عائشة ان رسول الله ﷺ قال کسر عظم المیت ککسره حیا(سنن ابی داود ج ۲ /ص ۱۰۱ باب الحفاریجد العظم هل ینتکب ذالک المکان) و مثله فی سنن ابن ماجة بحاشیة ج ا ص ۱۱۶ باب ماجاء فیمن مات مریضاً)بحواله فتاوی حقانیه ج ۳۹۸/۲.

المجمع الفقهی الاسلامی مکه مکرمه بابت پوسٹ مارٹم کا فیصلہ:۔

رابطہ عالم اسلامی کے ماتحت قائم المجمع الفقهی الاسلامی کے دسویں اجلاس منعقدہ مکہ مکرمہ مورخہ ۲۴/ تا ۲۸/ صفر ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۷/ تا ۲۱/ اکتوبر ۱۹۸۷ء میں مذکورہ موضوع پر غور وخوض اور مباحثہ کیا گیا۔ المجمع الفقهی الاسلامی نے محسوس کیا کہ لاشوں کا پوسٹ مارٹم ایسی ضرورت ہے جس کی بنیاد پر پوسٹ مارٹم کی مصلحت انسانی لاش کی بے حرمتی کے مفسدہ پر فوقیت رکھتی ہے۔ چنانچہ المجمع الفقهی طے کرتی ہے کہ: (اول) مندرجہ ذیل مقاصد کے تحت لاشوں کا پوسٹ مارٹم جائز ہے: (الف) تعزیراتی مقدمہ میں موت یا جُرم کے اسباب کی دریافت قاضی کے لئے دشوار ہو اور پوسٹ مارٹم کے ذریعہ ہی اس کی دریافت ہوسکتی ہو (ب) پوسٹ مارٹم کے متقاضی امراض کی دریافت مطلوب ہو تاکہ اس کی روشنی میں ان امراض کیلئے مناسب علاج اور ضروری احتیاطی اقدامات کئے جاسکیں (ج) طب کی تعلیم وتدریس مقصود ہو جیسا کہ میڈیکل کالجز میں رائج ہے۔

(دوم) بغرض تعلیم پوسٹ مارٹم میں درج ذیل شرائط کی رعایت ضروری ہے۔(الف) لاش اگر کسی معلوم شخص کی ہو تو موت سے قبل حاصل کی گئی خود اس کی اجازت یا موت کے بعد وارثین کی اجازت ضروری ہے معصوم الدم لاش کا پوسٹ مارٹم بغیر ضرورت نہیں ہونا چاہیئے (ب) پوسٹ مارٹم بقدر ضرورت ہی کیا جائے تاکہ لاشوں کے ساتھ کھلواڑ کی صورت نہ پیدا ہو (ج) خواتین کی لاشوں کا پوسٹ مارٹم خواتین ڈاکٹروں کے ذریعے ہی کرنا ضروری ہے (سوم) تمام حالات میں پوسٹ مارٹم شدہ لاش کی تدفین واجب ہے (نوٹ) شیخ صالح بن فوزان بن عبد اللہ الفوزان کو طبی تعلیم کے مقصد سے مسلم لاش کے پوسٹ مارٹم کے جواز سے اتفاق نہیں ہے۔اسی طرح محمد بن عبد اللہ السبیل کو اس بارے میں تحفظ ہے، اور بکر ابوزید اس کے مخالف ہیں اور تعلیم اور امراض کی تحقیق کیلئے مسلم لاش کے پوسٹ مارٹم کے جواز کے موافق نہیں ہیں۔ماخوذ از: (عصر حاضر کے پیچیدہ مسائل کا شرعی حل ص ۱۷۳، ۱۷۴)

پوسٹ مارٹم کے متعلق حضرت تھانویؒ کی رائے گرامی:۔

سوال کیا گیا کہ لاش کو طبی مصلحتوں سے چیرنا جائز ہیں یا نہیں؟ ارشاد فرمایا کہ انسان کے اجزاء سے انتفاع مطلقاً حرام ہے لیکن بعض نظائر ایسے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مصلحت احیاء کے لئے مردے کا پیٹ چاک کرنا جائز ہے مثلاً یہ کہ کوئی حاملہ مر جائے اور بچہ زندہ ہو تو بائیں طرف سے پیٹ چاک کر کے نکال لیا جائے اسی طرح اگر کوئی کسی کا مال نگل کر مر جائے اور اس کا ترکہ اتنا نہ ہو کہ اس میں سے ادا کیا جا سکے تو پیٹ چاک کر کے نکال لیا جائے اور کبھی خود مردے کی مصلحت ہوتی ہے جیسے زہر وغیرہ کی تحقیق تا کہ قصاص وغیرہ لیا جائے عرض کیا گیا کہ ربڑ کے انسان وغیرہ بنائے جاتے ہیں جن کی مدد سے تشریح وغیرہ سیکھی جا سکتی ہے۔اور وہ بنائے ہی اس غرض سے جاتے ہیں ارشاد فرمایا کہ اچھی صورت ہے لیکن اس میں تصویر رکھنے کی حرمت لازم آتی ہے۔اس کی صورت یہ ہے کہ سر وغیرہ اعضاء کو جدا جدا رکھا جائے۔ از: (مقالات حکمت ص ۳۷۶ مولفہ حضرت تھانوی) بحوالہ اشرف الاحکام ص ۲۳۴۔ (اضافہ از ادارہ)

ششماہی مجلّہ "البحوث الإسلامية" عربی

پہلا شمارہ منظر عام پر

"تشنگانِ علم و تحقیق اور عربی زبان کے ذوق رکھنے والوں کیلئے عظیم خوشخبری"

المباحث کے قارئین کیلئے ایک اور گراں قدر علمی تحفہ عربی مجلّہ "البحوث الاسلامیہ" پیش خدمت ہے، جو یقیناً علمی ذوق رکھنے والوں کو اچھا خاصا مواد فراہم کرے گا۔

اہل علم و تحقیق سے عمدہ مضامین کی فراہمی اور تعاون کی درخواست ہے۔

فی شمارہ : 100 روپے ، سالانہ چندہ : 200 روپے

برائے رابطہ: دفتر جامعۃ المرکز الاسلامی بنوں پاکستان

فون نمبر: 310353(0928) ، فیکس: 310355

ای میل: almarkazulislami@maktoob.com

ای میل: almarkaz_ulislami2@hotmail.com